السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

بہالپور سے عبدالغفور دریافت کرتے ہیں کہ ایک عورت کا نکاح کسی شخص سے ہوا جو اسے ناپسند کرتی ہے ابھی رخصتی عمل میں نہیں آئی اور نکاح کا باقاعدہ اندراج بھی نہیں ہوا اب عورت وہاں آباد نہیں ہونا چاہتی قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا حل مطلوب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

واضح رہے کہ نکاح کے وقت لڑکی کی رضامندی ضروری ہے اگر عین نکاح کے وقت لڑکی کی طرف سے ناپسندیدگی کا اظہار ہوا تھا اور اس نے ایجاب سے انکار کر دیا تھا تو اس صورت میں سرے سے نکاح منعقد نہیں ہوا اس قسم کے جبری نکاح کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے اس کے برعکس اگر نکاح کے وقت اظہار ناپسندیدگی نہیں ہوا تو یہ نکاح صحیح ہے اب اگر وہ اپنے خاوند کے گھر آباد نہیں ہونا چاہتی تو عدالت کی طرف رجوع کرے اور درخواست دے کہ میں اپنے خاوند کے گھر آباد نہیں ہونا چاہتی عدالت اس امر کا پتہ کرے گی کہ نفرت کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کے بعد تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری کرے گی صرف فتویٰ فسخ نکاح کے لیے کافی نہیں ہوگا یہ عدالت کا کام ہے چونکہ ابھی تک رخصتی عمل میں نہیں آئی اس کے لیے عدت گزارنے کی بھی پابندی نہیں ہے عدالت کی طرف سے تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری ہونے کے بعد فوراً نکاح ثانی کیا جا سکتا ہے واضح رہے کہ نکاح صرف ایجاب و قبول کا نام ہے اس کے لیے باقاعدہ اندراج شرط نہیں ہے اگرچہ معاشرتی برائیوں کی روک تھام کے لیے رجسٹریشن ضروری ہے لیکن انعقاد نکاح کے لیے شرط نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:342